بلوچستان کے ثقافتی کھیلوں کی شرعی حیثیت ایک تحقیقی جائزہ

Shariah Status of Cultural Sports of Baluchistan A Research Review

Amir Zaman Kakar
PhD Scholar Dep Islamic Studies BZU Multan
Email: amirzamana575@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Khalid Shafi
Assistant professor IBA University Sukkar
Email: khalidshafi@Iba.edu.pk

Salman
MPhil Scholar AWKU Mardan
Email: mufisalman777@gmail.com

Abstract

Islam is the religion of nature, in the religion of Islam , Allah almighty has placed a lot of expansion ,in Islam sports are not only allowed but their importance is also explained ,But remember that sports should be something that involves physical or mental exercise which is useful for health. Special care should be taken to avoid wasting time because time is a very valuable asset. sports are important as well as an important part of our culture , therefore our history remains incomplete without mention of sports .There are different categories of sports in Islam ,there are some sports whose excellence was also formally described for example horse riding ,archery bur there are some games which are prohibited such as pigeon-hunting etc, the prohibition of which is explicitly contained in the hadith and there is a strict prohibition of fighting animals among themselves , apart from this some essential rules have been laid down for the rest of the games if these rules are followed then there is no harm in playing it. All the sports practiced in Baluchistan are in according with the Islamic principles except for a few there is no problem in playing and other game that are against Islamic principles must be avoided.

Keywords: Sports, Culture, Baluchistan, Islam

اللہ تعالی نے انسان کو بے شمار نعمتوں نے نوازا جن میں سرفہرست صحت ہے صحت اللہ تعالی کی بڑی نعمت ہے ذہنی و جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان کچھ وقت کھیل و ورزش کیلئے بھی مختص کریں کھیلوں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا تاہم کھیل کود کے طور طریقے مختلف ہیں چند عالمی کھیلوں کے علاوہ ہر علاقے اور خطے میں مخصوص علاقائی کھیل بھی کھیلے جاتے ہیں ۔

قبائلی لوگ عموماً اپنے فارغ اوقات کھیل کود میں گزارتے ہیں کیونکہ پہلے زمانے میں وقت گزارنے کیلئے نیٹ، موبائل، ٹی وی حتیٰ کہ نیوز پیپر بھی میسر نہیں ہوتا تھا اور نہ کوئی خاص روزگار ہوتا تھا اس لئے گھریلو و معاشی سرگرمیوں سے فارغ ہو کر تو شغل کے لیے یہ اپنے ایجاد کردہ کھیلوں سے ہی اپنا وقت گزارتے تھے اگرچہ

جدید ٹیکنالوجی سوشل میڈیا موبائل، معاشی و تعلیمی دوڑ نے سب کچھ بدل دیا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کچھ تبدیلیوں کے باوجود ثقافتی کھیل اب بھی کھیلے جاتے ہیں دن کو کھیل رات کو قصے کہانیاں ان کے معمول میں شامل ہیں یہاں کھیلوں کو اس لیے ذکر کیا جائیگا کیونکہ وہ بھی ثقافت کا ایک اہم جزء ہیں۔

کھیلوں کی مختلف کیٹگریز ہوتی ہیں جو روزانہ کھیلے جاتے ہیں بعض صرف بچوں کے ساتھ خاص ہیں اور بعض صرف مرد ہی کھیلتے ہیں بعض ایسے بھی کھیل ہیں جو صرف لڑکیاں ہی کھیلتی ہیں بعض کھیلیں دن کو اور بعض رات کو ہی کھیلے جاتے ہیں۔ان سب کھیلوں کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے پشتون اور بلوچ قبائل کے کھیلیں تقریبا ایک ہی جیسے ہوتے ہیں صرف نام مختلف ہوتے ہیں بہت کم ایسے کھیل ہیں جو صرف پشتون یا بلوچ ثقافت کا حصہ ہوں باقی تقریباًسب مشترکہ کھیلیں ہیں۔

نشانہ بازی۔ کسی مخصوص فاصلے پر ایک چیز رکھ کر پھر تین دفعہ بندوق سے فائر کرکے اپنے ہدف کونشانہ بنایا جاتا ہے یہ بہت مشہور ومقبول کھیل ہے یہ صرف بڑے کھیلتے ہیں یہ اکثر کسی خاص موقع پر کھیلا جاتا ہے کبھی کبھار اس کا باقاعدہ تین دن کا ٹورنامنٹ ہوتا ہے جس میں آس پاس کے علاقوں کے سارے نشانہ باز افراد شرکت کرتے ہیں یہ تقریباًتمام بلوچستان میں رائج ہے۔

ڈبرہ۔ یہ کھیل بھی عموما کسی خاص تقریب میں کھیلا جاتا ہے ایک وزنی پتھر کو ایک ہاتھ سے دور پھینکنے کی کوشش کی جاتی ہے پشتو میں اس کو ڈبرہ اور بلوچی میں غل خنگ کہتے ہیں۔

سورگی۔ یہ کھیل بھی دو ٹیموں پر مشتمل ہوتا ہے جس میں دونوں طرف تقریباایک ایک فٹ کے پانچ پتھر کھڑے کرتے ہیں اور ان پانچ کے سامنے ایک چھوٹا پتھر بھی کھڑا کرتے ہیں جس کو ملا (امام) کہا جاتا ہے پھر ایک ٹیم اپنے ملا کی جگہ سے مخالف ٹیم کے پتھروں کو نشانہ بناتے ہیں اور شروع امام ہی سے کرتے ہیں اور گول پتھروں سے مارتے ہیں جب تک ملا کو نہ ماریں باقی کو نہیں مار سکتے اس کھیل میں ایک کھلاڑی کے لیے مسلسل تین دفعہ مارنے کا حق ہوتا ہے یہ بھی نشانہ بازی کی ایک قسم ہے۔

چلونڈہ۔ یہ غلیل کی طرح ہوتا ہے مگر یہ رسی کی طرح کپڑے سے بنا ہوا ہوتا ہے جس میں دور تک پھتر پھینکنے کی کوشش کی جاتی ہے یہ اکثر چرواہے کے پاس ہی ہوتی ہے جس سے وہ اپنے ریوڑ کو ادھر سے ادھر بھاگنے سے روکتے ہیں۔

باڑی۔ بلوچی میں اس کو ورندو کہا جاتا ہے اس میں بھی دو ٹیمیں ہوتی ہیں زمین پر چوکور خانے بنا کر ایک ٹیم کے کھلاڑی ہر ہر خانے میں چوکس کھڑے ہو کر دوسری ٹیم کے کھلاڑیوں کو گزرنے نہیں دیتے دوسری ٹیم گزرنے کی کوشش کرتی ہے اس دوران اگر کسی ایک کھلاڑی کا بھی ہاتھ لگ جائے تو یہ ساری ٹیم آؤٹ تصور کی جاتی ہے

درمیان والے خانے کو سنبھالنے کی ذمہ داری کسی چست کھلاڑی کو دی جاتی ہے پشتو میں اس کھلاڑی کو بازاری کہا جاتا ہے یہ ایک دلچسپ کھیل ہے جس میں بھاگ دوڑ زیادہ ہوتی ہے یہ عموماً لڑکے کھیلتے ہیں بسا اوقات جوان بھی اس میں حصہ لیتے ہیں۔

کوڈانہ۔ پشتو میں اس کو سخو بھی کہا جاتا ہے بلوچی میں اس کو ترنگ کہا جاتا ہے یہ بھی دو ٹیموں پر مشتمل کھیل ہے جس میں ایک گول دائرے کے اندر ایک ٹیم کے کھلاڑی موجود ہوتے ہیں مقابل ٹیم کے دو کھلاڑی اس دائرے میں ایک ٹانگ اٹھا کر پیچھے سے پاؤں کی انگلی کو ہاتھ سے پکڑ کر ایک ٹانگ سے بھاگ دوڑ کے دوسری ٹیم کے کھلاڑی کو مارتا ہے جس کو ہاتھ لگ جائے وہ آؤٹ ہو جاتا ہے اور اس گول دائرے سے باہر نکل جانے والا بھی آؤٹ تصور کیا جاتا ہے ٹانگ اٹھانے والا کھلاڑی صرف تین دفعہ درمیان میں بیٹھ سکتا ہے چوتھی مرتبہ بیٹھنے سے یا انگوٹھا چھوڑنے کی صورت میں یہ بھی آؤٹ تصور کیا جاتا ہے۔

بیڈی۔ بیڈی پشتو میں کہا جاتا ہے بلوچی میں بجل کہتے ہیں یہ دو کھلاڑیوں کی ہڈی سے کھیلنے والا کھیل ہے بھیڑ بکری کی درمیانی مستطیل نما سوا انچ اور پون انچ طول و عرض کی ران والی ہڈی ہے اس ہڈی کو ایک گول دائرے کے اندر قطار میں رکھ لیتے ہیں جس میں نصف سے ایک کھلاڑی کی اور نصف دوسرے کھلاڑی کی ہوتی ہے ٹوٹل ایک درجن بیڈی ہوتی ہیں پھر ہر ایک کھلاڑی اپنی باری میں ایک خاص بیڈی جس کو ارغنڈ یا اینٹ کہتے ہیں سے باقی بیڈیوں کو مار کر دائرے سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں جس نے جتنے بیڈی باہر کروائے وہ اسی کے ہو گئے اس کے علاوہ بیڈی سے مختلف قسم کے کھیل کھیلے جاتے ہیں جن میں ایک مشہور کھیل وزیر باچا بھی ہے۔

ٹیلو۔ اس کھیل میں ایک کھلاڑی آنکھیں بند کرتا ہے باقی کھلاڑی ادھر ادھر چھپ جاتے ہیں پھر یہ آواز لگا کر کہتا ہے کہ میں آیا پھر یہ باقی کھلاڑیوں کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے اور باقی کھلاڑی چھپ کے اس ٹھکانے تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں اگر کسی کو دیکھ لیا تو یہ سب ٹیلو ٹیلو کرکے دوسروں کو پکارتے ہیں کہ مل گیا مل گیا پھر وہی انکھیں بند کر لیتے ہیں جس کو پکڑ لیا یہ کھیل دیگر علاقوں میں گھوڑے سے مختلف حرکات کے ساتھ کھیلا جاتا ہے۔

جی۔ اس میں ایک فریق کے کھلاڑی آپس میں پیٹھ جوڑ کر دائرے کی شکل میں بیٹھ جاتے ہیں اور دوسرے فریق کے کھلاڑی باتوں باتوں میں ان کی توجہ ہٹا کر کسی کو چھو کر بھاگتے ہیں جس پر بیٹھے ہوئے کھلاڑی اسے پکڑتے ہیں اور پکڑے جانے پر اس کی باری ختم ہو جاتی ہے۔

قطار۔ پشتو میں قطار بلوچی میں گڑگی کہتے ہیں اس کھیل میں زمین پر چوکور مستطیل مربع یا دو جڑی ہوئی مثلث بنا کر انہیں چھوٹے چھوٹے خانوں میں گٹھیوں کنکریوں کی مدد سے دماغ لڑا کر چالیں چلی جاتی ہیں یہ دو کھلاڑیوں کا کھیل ہے یہ صرف مردوں کا کھیل ہے اس کھیل کی دو تین شکلیں اور بھی ہیں۔

چرماچغ۔ یہ ایک قسم کا جھولہ ہے تقریبا دو تین گز ایک موٹی لکڑی کو زمین میں گاڑ کر اور اس کی نوک کو خراش کر پھر ایک مضبوط چار پانچ گز موٹا لکڑی کے درمیان گڑھا بنا کر اس کو زمین والی لکڑی پر رکھ لیتے ہیں پھر دو لڑکے دونوں اطراف سے بیٹھ کر اس کو نیچے اوپر کرکے لطف اندوز ہوتے ہیں یا دو معاونین اس کو مخالف سمت سے دے کر اس کو گھماتے ہیں یہ بہت شوقیانہ کھیل ہے لیکن تھوڑا بہت خطرناک بھی ہے کیونکہ یہ جب زیادہ تیز ہو جائے تو اس میں گرنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

پٹ اللہ داد۔ یہ کھیل بھی دو ٹیموں پر مشتمل ہوتا ہے جس میں ایک ٹیم کے سارے کھلاڑی کسی کمرے کے اندر کونوں میں چھپ جاتے ہیں اور ایک کھلاڑی درمیان میں کسی کمبل یا رضائی میں چھپ کر بیٹھتا ہے پھر دوسری ٹیم کو آواز دیتے ہیں کہ آجاؤ ان میں سے ایک کھلاڑی اس درمیان میں بیٹھے ہوئے کمبل کے اندر پاؤں داخل کرتا ہے پھر وہ پوچھتا ہے کہ کمبل کے اندر کون ہے اگر صحیح بتایا تو یہ جیت گئے ورنہ غلط بتانے کی صورت میں سارے کھلاڑی اس کو رسی کے سرے میں گرہ لگا گھماتے ہیں ہوئے مارتے ہیں اور باہر والی ٹیم کے دیگر کھلاڑی بھی اس وقت اندر آکر اپنے ساتھی کو چھڑوانے کی کوشش کرتے ہیں یہ خطرناک کھیل ہے کیونکہ اس میں مار پیٹ بہت زیادہ ہوتی ہے۔

گرگٹ۔ یہ کھیل کھجور کی گٹھلیوں سے کھیلا جاتا ہے کسی ایک لکیر پر کھجور کی گھٹلیوں کو جما کر رکھ دیا جاتا ہے اور انگلی کی مدد سے کسی گٹھلی کے ذریعے مار کر انہیں مقررہ حدود سے باہر نکالا جاتا ہے اور جس نے جتنی باہر کیں وہ اسی کی ہو گئیں بعض علاقوں کو اس کو پیغنڑی کہتے ہیں۔

فیل۔ یہ کھیل کھجور کی گٹھلیوں سے کھیلا جاتا ہے جس میں ایک انچ کا گڑھا کھود کر دونوں طرف سے انگلی کے ذریعے سے گھٹلی اس میں ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے اور یہ کھیل ٹوٹے ہوئے چوڑیاں سے بھی کھیلا جاتا ہے۔

ڑندو کی چرگٹ۔ اس کھیل میں ایک کھلاڑی کی آنکھوں پر پٹی لگا کر بند کرتے ہیں اور اس کے ہاتھ میں ایک سوٹا دیا جاتا ہے جس کو پشتو میں سوٹے کہا جاتا ہے ایک گول دائرے کے اندر ہوتا ہے ساتھی کا مذاق اڑاتے ہیں اور وہ اس کو مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کشتی۔ پشتو میں اس کو غیژ کہا جاتا ہے یہ جہاں دیگر علاقوں میں کھیلا جاتا ہے ایسے ہی بلوچستان کے ثقافت میں ایک اہم کھیل کشتی بھی ہے۔

اخو مبر۔ اس کھیل کو پشتو مین اخو مبر اور بلوچی میں کوش کہتے ہیں یہ لڑکیوں کا کھیل ہے اس کھیل ہیں لڑکیاں ایک دوسری کے ہاتھ پکڑ کر اور پاؤں کی انگلیوں سے انگلیاں جوڑ کر تیزی سے گھومتی ہیں یہ دو کھلاڑی ہی کھیل سکتے ہیں اور لڑکیوں کا سب سے پسندیدہ کھیل ہے۔

اشتاپو۔ زمین پر بنائے گئے خانوں میں ایک چھوٹا سا ہموار پھتر پھینک کر پھر ٹھیکری کو ایک ٹانگ سے ٹھو کر مار کر کھیلا جاتا ہے یہ بھی لڑکیوں کا پسندیدہ کھیل ہے۔

ٹانگول۔ اردو میں اس کو جھولے کہا جاتا ہے یہ بڑے بڑے درختوں کی شاخوں پر گول رسی باندھ کر لٹکا دیتے ہیں تقریباً زمیں سے ایک گز اوپر ہوتا ہے پھر اس میں بیٹھ کر جھولے سے مزے لیتے ہیں یہ گرمیوں میں ہوتا ہے اور لڑکے اور لڑکیاں سب کھیلتے ہیں۔

کورہ کے۔ یہ کھیل لڑکے لڑکیاں سب مشترکہ کھیلتے ہیں یہ کھیل بالکل انسانی زندگی کی ایک فلم ہوتی ہے اس میں بچے مٹی سے بنائے گھر میں ان کے تصورات کے مطابق وہ مٹی سے مرد اور عورت بھی بناتے ہیں اس کھیل میں مکمل زندگی کا ایک عجیب نقشہ پیش کرتے ہیں بچے صبح سے لے کر شام تک اس میں مصروف ہوتے ہیں لیکن جب شام کو بچے تھک جاتے ہیں تو آخر میں اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے یہ عارضی گھر خود ہی خراب کرتے ہیں کبھی کبھی یہ دو تین دن تک ہوتا ہے اور صبح کے آغاز کے ساتھ پھر نئے گھروں کی تعمیر میں مصروف ہو جاتے ہیں دیہات کی لڑکیاں اکثر کورکی میں مصروف ہوتی ہیں۔

پونچی۔ اس کھیل میں دو ٹیمیں ہوتی ہیں ایک فریق کوئی چیز ہاتھ میں چھپالیتا ہے دوسرا فریق توکا لگا کر ایک کا نشانہ لیتا ہے جس کے درست یا غلط ہونے پر ہار جیت کا دارومدار ہوتا ہے یہ کھیل شام کے وقت کمرے میں بیٹھ کر لڑکے لڑکیاں سب کھیلتے ہیں اس کو گوتگی بھی کہا جاتا ہے۔

ٹوپونہ۔ یہ چھلانگ لگانے کا کھیل ہے یہ دو طرح کھیلا جاتا ہے ایک تو یہ کہ کون بڑی چھلانگ لگاتا ہے دوسرا یہ کہ ایک رسی پکڑ کر اس رسی کے اوپر سے چھلانگ لگانی ہوتی ہے یہ آہستہ آہستہ اوپر چلی جاتی ہے سب سے اونچی چھلانگ جس نے لگائی وہی جیت جاتا ہے۔

اکوبکہ۔ یہ کھیل رات کے وقت کمرے میں انگلی کے ذریعے سے کھیلا جاتا ہے۔

گھاٹی۔ یہ گول گول پتھروں سے کھیلا جاتا ہے یہ لڑکیوں کا کھیل ہے۔

تورپتکی۔ یہ رات کے اندھیرے میں کھیلا جانے والا ایک قدیم کھیل ہے جس میں ایک پتھر کو گرم کرکے پھینکا جاتا ہے پھر اس پتھر کو ڈھونڈتے ہیں جس نے پہلے پایا وہ جیتا۔

ٹوپو گنگی۔ دو ٹیموں کے درمیان کھیلا جاتا ہے جس میں ایک ٹیم کے کھلاڑی کی گود میں ایک چیز چھپائی جاتی ہے پھر دوسری ٹیم والوں سے پوچھا جاتا ہے اگر انہوں نے غلط بتایا کہ فلاں کے پاس ہے تو جس کھلاڑی کے پاس ہو تو وہ آگے چھلانگ لگا کر ہدف کی طرف بڑھتا ہے۔

صحیح نشاندہی کرنے کی صورت میں وہ چیز ز دوسری ٹیم والوں کے پاس چلی جاتی ہے پھر وہ بھی اسی طرح چھپاتے ہیں اور آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کمروکمرو۔ یہ بھی عموماً مغرب کے بعد کمرے کے اندر کھیلا جاتا ہے یہ مٹھی سے کھیلا جاتا ہے ایک دوسرے کی مٹھی پر مٹھی رکھ کر ایک بلند مینار بنایا جاتا ہے پھر اپنی خاص گنتی سے ایک ایک مٹھی کو ہٹایا جاتا ہے جو آخر میں رہ گیا وہ ہار جاتا ہے۔

اس کے علاوہ بلوچستان میں گلی ڈنڈا۔ پٹھو گرم۔ بنٹے بھی کھیلے جاتے ہیں جو ملک کے دیگر علاقوں میں بھی کھیلے جاتے ہیں لیکن اب بلوچستان میں لوگ فٹ بال اور کرکٹ بھی بہت شوق سے کھیلتے ہیں باقی کھیل اب صرف دیہات میں ہی کھیلے جاتے ہیں مگر شہروں اور قصبوں میں فٹ بال اور کرکٹ بہت پسندیدہ کھیل ہے باقی ثقافتی کھیلیں اب شہروں میں متروک ہو چکی ہیں البتہ دور دراز کے دیہات میں ابھی بھی ان کو مقبولیت حاصل ہے۔

نکلونہ، قصے کہانیاں؛

سردی کی لمبی راتوں میں عشاء کے کھانے کے بعد پرانے قصوں اور کہانیوں کا تذکرہ شروع ہوتا ہے عمر رسیدہ افراد گھر کے بچوں کو اپنے زمانے کے عجیب و غریب واقعات جنگ وجدل کے قصے سناتے ہیں اور یہ قصے اکثر خوف وہراس پر مبنی ہوتے ہیں اور کہانیاں سنانے میں دادی بہت شہرت رکھتی ہے یہ کہانیاں اکثر من گھڑت اور جھوٹ پر مبنی ہوتی ہیں۔

لاڈولہ ڈنگہ؛

یہ موسم بہار میں منائی جاتی ہے جس میں گاؤں کی چھوٹی لڑکیاں جن کی عمر سات یا آٹھ سال ہوتی ہے ایک جلوس کی شکل میں گاؤں کے ہر گھر جاتی ہیں اور ان سے کھانے پینے کی اشیاء طلب کرتی ہیں مثلاً آٹا گھی، چینی، گوشت وغیرہ پھر اس کے بعد ایک مشترکہ کھانا بناتی ہیں جس میں یہی اپنی جمع کردہ اشیاء پکاتی ہیں اس جلوس کے دوران یہ لڑکیاں قصیدے بھی گاتی ہیں یہ قصیدے دعائیہ کلمات پر مشتمل ہوتے ہیں جس میں گھر کے اہل وعیال کے لیے دعا کرتی ہیں اور ساتھ دف بھی بجاتی ہیں۔

صدرہ؛

یہ بعنی لاڈولڈ نگہ کی طرح ہے یہ لڑکے مناتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں بڑی بڑی لاٹھیاں بھی ہوتی ہیں اور ان کے اشعار لڑکیوں کے اشعاروں سے الگ ہوتے ہیں جو دعائیہ کلمات پر مشتمل ہوتے ہیں لیکن لڑکے دف وغیرہ نہیں

بجاتے ہیں صرف اشعار گاتے ہیں لہٰذا اس کا حکم بھی لاڈولہ ڈنگہ والا ہے اور اس میں وقت کا ضیاع بھی نہیں ہے پورے سال میں ایک دو دفعہ مناتے ہیں بلکہ اس میں ایک تفریح اور خوشی منائی جاتی ہے جو کہ بلکل جائز ہے اس کا مقصد صرف شغل ہے لہٰذا شرعا جائز ہے۔

جانوروں کا لڑانا؛

بنیادی طور پر قبائل کا معاشرہ ایک اسلامی معاشرہ ہوا کرتا ہے جس میں ظلم وحشت اور غیر انسانی عمل کی کوئی اجازت نہیں ،انسانی حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق کا بھی بھرپور خیال رکھا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ نہ کوئی کھیل ہے اور نہ قبائل کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہے بلکہ معاشرے کے کچھ سفاک لوگ اپنے وقت گزارنے کیلئے جانوروں یا پرندوں کو آپس میں لڑاتے ہیں جو کہ قبائل میں ایک غیر مہذبانہ اور غیر اسلامی عمل تصور کیا جاتا ہے لوگ اس کو سخت ناپسند کرتے ہیں مگر کچھ جاہل لوگ جانوروں اور پرندوں کو آپس میں لڑاتے ہیں جانوروں میں کتے لڑائے جاتے ہیں اس مقصد کے لیے مخصوص نسل کے لڑاکے کتوں کی پرورش کی جاتی ہے پرندوں میں بٹیر، مرغ، کبوتر اور دیگر پرندوں کو لڑایا جاتا ہے۔

قبائلی رقص؛

رقص اگرچہ کوئی کھیل نہیں لیکن عموما کھیلوں کے اختتام پر اور خوشی کے مختلف مواقع پر رقص کیا جاتا ہے رقص کو پشتو میں اتن اور بلوچی میں چاپ کہتے ہیں لیکن بلوچستان کا رقص دیگر علاقوں مختلف ہے یہ ایک گول دائرے کی شکل میں ہوتا ہے مگر پشتونوں کا اتن اور بلوچیوں کی چاپ کا طرز طریقہ مختلف ہے اور قدم رکھنے اور اٹھانے میں اور ارد گرد گھومنے میں بھی ہر علاقہ دوسرے علاقے سے مختلف ہے۔ عموماًرقص کے ساتھ ڈھول بھی بجائے جاتے ہیں اور ڈھول کے بغیر بھی رقص کرتے ہیں رقص میں شریکافراد ایک مخصوص وقفے سے تالیاں بھی بجاتے ہیں اور رقص کے دوران رقاص میں سے ایک قصیدے کا ایک بیت بھی گاتا ہے باقی اسکے ساتھ اس کا متن گاتے ہیں اور جوش میں آکر مختلف قسم کی آوازی بھی نکالتے ہیں کوئٹہ وال اتن اور کاکڑی اتن بہت مشہور ہے رقص مرد اور عورتیں دونوں کرتے ہیں مگر اکھٹے نہیں کرتے ہیں تاہم شادی بیاہ کے موقع پر ایک مخلوط رقص بھی کیا جاتا ہے۔ جس میں مرد اور عورت کا اختلاط ہوتا ہے پشتو میں اس کو قمرہ امی اور بلوچی میں بنگاہ کہتے ہیں۔

بلوچستان کے ثقافتی کھیلوں کی شرعی حیثیت؛

انسان کی سب سے قیمتی چیز ان کی زندگی کی وہ لمحات ہوتے ہیں جن لمحات میں وہ دنیا کے کسی بھی ناممکن کام کو ممکن بنا سکتا ہو اور ہر مشکل کو آسان کر سکتا ہو اگر انسان محنت کر لے تو دنیا میں کوئی کام بھی مشکل نہیں ہے لیکن اس کے لیے وقت کی ضرورت ہوتی ہے اگر وہ اپنے ان لمحات کو صحیح صرف کر لے تو دین و دنیا کی کامیابی نصیب ہو جاتی ہے وقت انسان کے لیے سب سے بڑا سرمایہ ہے چنانچہ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے اغتنم خمساً قبل

خمس شبابک قبل هرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیاتک قبل موتک۔(۱)

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو جوانی کو بڑھاپے سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے دولت کو غربت سے پہلے فراغت کو مصروفیت سے پہلے حیات کو موت سے پہلے اس حدیث میں انسان کو اس بات پر تنبیہ کی گئی ہے کہ اپنے فارغ اوقات کو غنیمت سمجھو اس کو ضائع مت کرو۔

دوسری حدیث میں ہے نعمتان مغبوبان فیها کثیر من الناس الصحة والفراغ(۲) دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن میں لوگوں کی اکثریت خسارے میں ہے وہ ایک تندرستی اور دوسری فراغت ہے ان دونوں حدیثوں سے یہ بات صاف واضح ہوتی ہے کہ اسلام ایک بامقصد زندگی گزارنے پر زور دیتا ہے۔ جس میں زندگی کے ہر قیمتی لمحے سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیتا ہے چنانچہ ایک حدیث میں مبارکہ میں ہے **من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه** (۳) اسلام کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی فضول کاموں کو ترک کریں۔

اسلام ہمیشہ انسان کو اپنے وقت کی قدر کرنے کی اور ایک بامقصد زندگی گزرانے کی تعلیم دیتا ہے لیکن اس کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ اسلام میں مطلق سیر و تفریح اور کھیل کود پر پابندی ہے کیونکہ شریعت عین انسانوں کی مصلحت کے مطابق نازل کی گئی ہے اسلام سستی اور کاہلی کو ناپسند کرتا ہے چستی وفرحت کو پسند کرتا ہے چناچہ حضور ﷺ نے سستی سے پناہ مانگی ہے حدیث مبارکہ میں ہے **اللهم انی اعوذبک من العجز والکسل والجبن والهرم** (۴) اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے سستی سے۔ بزدلی سے بڑھاپے سے اسلام نے ہمیں چند کھیلوں کی اجازت ہی نہیں بلکہ ترغیب بھی دی ہے جن پر اجر وثواب کا بھی وعدہ ہے دین اسلام میں کسی قسم کی تنگ دلی اور سختی نہیں ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں **وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ**(۵)۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی ہے حدیث مبارکہ ہے یسرو لاتعسرو بشرو ولاتنفرو(۶) آسانیاں پیدا کرو تم لوگ مشکل پیدا مت کرو تم لوگ بشارت سنانے والے بنو تم لوگ نفرت پھیلانے والے مت بنو اس حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے کہ اسلام میں کوئی سختی نہیں ہے لہٰذا تم لوگوں کو متنفر نہ کرو لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرو تاکہ لوگ اسلام کی طرف مائل ہو جائیں۔

چناچہ ایک حدیث میں مبارکہ میں آتا ہے کہ عید کے دن کچھ بچیاں کھیل رہی تھیں حضرت ابوبکرؓ نے انہیں روکنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر انہیں چھوڑ دو یہ عید کا دن ہے تاکہ یہودیوں کو معلوم ہو جائے کہ ہمارا دین گنجائش والا ہے جو افراط و تفریط سے پاک اور آسان تر ہے۔(۷)

مذکورہ بالا بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں انسان کو اپنا قیمتی وقت صحیح صرف کرنے کی بھی ترغیب دی ہے اور بسا اوقات سیر و تفریح اور ایسے کھیل جس میں دنیٰوی یا دینوی مصلحت ہو اس کی صرف اجازت ہی نہیں بلکہ ان کی ترغیب بھی دی ہے پھر کھیلوں کی مختلف اقسام ہین بعض وہ کھیل ہیں جن کا ثبوت حدیث و اثار سے ثابت ہے اور اسلامی نقطہ نظر سے وہ پسندیدہ کھیل ہیں جن میں نشانہ بازی گھوڑا سواری تیراکی پیدل دوڑ شامل ہیں۔

حدیث مبارکہ ہے کل شئ لیس من ذکر الله لهو ولعب الا ان یکون اربعة ملاعبة الرجل امراته وتادیب الرجل فرسه ومشی الرجل بین الغرضین وتعلیم الرجل السباحة (۸) اللہ تعالی کی یاد سے تعلق نہ رکھنے والی ہر چیز لھو ولعب ہے سوائے چار کے ا۔آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا ۲۔ اپنے گھوڑے کو سدھانا ۳۔ دو نشانوں کے درمیان چلنا یعنی پیدل دوڑ اور تیراکی کو سیکھنا اور سکھانا ایک اور حدیث میں تین کھیلوں کا ذکر ہے کل مایلهو به المرء مسلم باطل الارمیه بقوسه وتادیبه فرسه ملاعتبه امراته فانهن من الحق (۹) اس میں تیر اندازی کا بھی ذکر ہے۔

تیر اندازی میں دور جدید کی بندوق ار دیگر آلات بھی شامل ہیں اور بعض ایسے کھیل ہیں جن سے اسلام نے ہمیں منع کیا ہے جن میں نرد شطرنج کبوتر بازی جانوروں کا لڑنا شامل ہے نرد کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے نرد کا کھیل کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی (۱۰) نرد کو اردو میں چوسر کہا جاتا ہے شطرنج حضرت علیؓ فرماتے ہیں شطرنج عجمیوں کا جوا ہے۔(۱۱) اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں شطرنج گناہ گار ہی کھیلتا ہے۔ (۱۲)

شطرنج کے ساتھ اگر جوا بھی ہو تو اس کی حرمت پر اتفاق ہے۔ اگر شطرنج میں جوئے کی صورت نہ ہو تو امام آبو حنیفہؒ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے (۱۳) صحابہ کرامؓ سے شطرنج کی ممانعت صراحتاً منقول اور ظاہر ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اس کی ممانعت آپ ﷺ سے ہی سنی ہو گی (۱۴)

کبوتر بازی کی ممانعت بھی حدیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ کبوتر کے پیچھے دوڑ رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ایک شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے پیچھے جا رہا ہے (۱۵) اور جانوروں کو آپس میں لڑانے کی ممانعت کی بحث بھی گزر چکی ہے۔ باقی وہ کھیلیں جن کا صراحتا تذکرہ احادیث مبارکہ میں اور فقہی عبارات میں صراحتاً نہیں ملتا ہے ان کے لیے علماء کرام نے کچھ اصول اور قواعد بیان کئے ہیں اگر کوئی کھیل ان اصول اور قواعد کے عین مطابق ہو تو جائز ہے ورنہ ناجائز ہے۔

کھیل کے اصول و قواعد

قاعدہ نمبرا

ہر وہ کھیل جس کی حدیث وا ٓثار میں صریح ممانعت آئی ہے وہ کھیل ناجائز ہے جیسے نرد شطرنج کبوتر بازی۔

قاعدہ نمبر ۲

یہ سب سے اہم شرط ہے ہر وہ کھیل جو بنفسہ تو جائز ہو مگر اس کھیل میں ایک ایسا خلاف شرع امر پایا جاتا ہو جو ناجائز ہو مثلاً کھیل میں ستر کھولا جائے یا اس کھیل میں جوا کھیلا جارہا ہو یا اس میں مرد و زن کا اختلاط ہو یا اس میں موسیقی کا اہتمام کیا گیا ہو یا اس میں جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہوں گالی گلوچ ہو یا لڑائی جھگڑے اور فساد ہوں تو اس صورت میں خلاف شرع امر کی وجہ سے ایک مباح فعل ناجائز ہو جاتا ہے اور یہ مفاسد آج کل ہر کھیل میں ہیں کوئی کھیل ان مفاسد سے خالی نہیں ہے۔

قاعدہ نمبر ۳ ہر وہ کھیل جو فرائض اور حقوق واجبہ سے غافل کرنے والے ہوں وہ بھی ناجائز ہیں۔ مثلاً کھیل کی وجہ سے نماز قضاء کرنا روزہ قضاء کرنا حدیث مبارکہ میں ہے **كل لهو باطل اذا اشغله عن طاعة الله** (١٦) ہر ایسا لہو جو انسان کو اللہ کی اطاعت سے غافل کر دیتا ہے وہ باطل ہے۔

قاعدہ نمبر ۴ کھیل بامقصد ہونا چاہیے کھیلنے کا کوئی دنیاوی یا اخروی فائدہ ہو مثلاً جسمانی ورزش کی لیے جہاد کی تیاری کے لیے بلا مقصد محض وقت گزاری کے لیے کھیلنا جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں **وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَۙ** (١٧) یہ وہ لوگ ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۵ کھیل میں وقت کا ضیاع نہ ہو ایسا کھیل ہو جس کے فوائد زیادہ اور وقت کم ہو ایسا کھیل جس میں بے پناہ وقت کا ضیاع ہو وہ بھی ناجائز ہے کیونکہ وقت انسان کا ایک قیمتی سرمایہ ہے۔

لہٰذا جو کھیل ان مذکورہ خرابیوں سے خالی ہوں تو ان کے کھیلنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے اور ذکر کردہ تمام کھیل ان قباحتوں سے خالی ہے ان کی کھیلنے میں ممانعت نہیں کیونکہ یہ سارے بھاگ دوڑ جسمانی اور ذہنی ورزش پر مشتمل ہیں۔

نشان بازی کی شرعی حیثیت؛

اسلام نے نہ صرف نشانہ بازی کی اجازت دی ہے بلکہ ترغیب بھی دی ہے حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے **-قال سمعت رسول الله ﷺ وعلى المنبر يقول واعد ولهم مااستطعتم من قوة الا ان القوة الرمى الا ان القوة الرمى الا ان القوة الرمى** (١٨) آپ ﷺ منبر پر بیٹھے ہوئے فرمایا یہ آیت پڑھ

کر فرمایا کہ کفار کے مقابلے میں اپنی استطاعت کے مطابق قوت حاصل کرو سنو قوت تیر اندازی ہے سنو قوت تیر اندازی ہے سنو قوت تیر اندازی ہے۔

تو آپ ﷺ کے ان الفاظ کے تکرار سے بخوبی نشانہ بازی کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث مبارکہ ہے کل ما یلھو به الرجل المسلم باطل الارمیه بقوسه وتادیبه فرسه ملاعبته اهله فانهن من الحق (۱۹) آدمی کا ہر کھیل فضول ہے صرف تین کھیل بامقصد ہیں تیر اندازی گھوڑسواری بیوی کے ساتھ کھیلنا حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں قال رسول الله لا سبق الا فی نصل او خف اوحافر(۲۰)مسابقت کی شرط کی شرط صرف تین چیزوں میں جائز ہے تیر چلانے میں اونٹ دوڑانے میں ایک حدیث کے الفاظ یوں ہیں وارمو والرکبو وان ترموا احب الی ان ترکبو ا (۲۱) تیر اندازی سیکھو اور سواری کی مشق کرو اور سواری کی مشق سے زیادہ پسندیدہ بات مجھے یہ ہے کہ تم تیر اندازی سیکھو توان احادیث سے یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے نہ صرف نشانہ بازی کی اجازت دی ہے بلکہ اس کی ترغیب بھی دی ہے۔

مفتی محمود اشرف عثمانی نے لکھا ہے۔ "اسلام کا پسندیدہ کھیل نشانہ بازی ہے حضور ﷺ نے کئی احادیث میں اس کے فضائل بیان کیے ہیں اور اس کے سیکھنے کو باعث اجر وثواب قرار دیا ہے" (۲۲) ہر وہ کام جو انسان کو بوقت جنگ کارآمد ہوتا ہے اس کا سیکھنا سکھانا اور اس کی مشق کرنا ضروری ہے قبائلی لوگ اس کے بہت ماہر ہیں اسی وجہ سے ہر محاذ پر جیت ان کی ہی ہوتی ہے خواہ دشمن جتنا بھی جدید ٹیکنالوجی ہتھیار استعمال کرلیں حتیٰ کہ سخت حالات میں عورتوں نے بھی بندوق چلائی ہے۔

قصے کہانیوں کا شرعی حیثیت؛

ایسے قصے کہانیاں سنانے جن میں نہ تو کوئی منفعت ہو اور نہ مصلحت ہو اور نہ بچوں کی تربیت پر اچھے اثرات مرتب ہوں صرف وقت گزاری کے لیے ہوں درست نہیں ہیں کیونکہ قیمتی وقت کو فضول باتوں میں ضائع کرنا جس کا کوئی فائدہ بھی نہ ہو ناجائز ہے اور جھوٹ بولنا تو ویسے بھی گناہ ہے لہٰذا ایسی کہانیوں سے گریز کرنا چاہیے اس کی بجائے سیرت رسول ﷺ سیرت صحابہؓ اور دیگر مستند واقعات سنائیں تاکہ بچوں کے دلوں میں عظمت رسول ﷺ عظمت صحابہؓ پیدا ہو جائے اور بچوں کی تربیت میں مثبت کردار ادا کریں منگھڑت اور سنی سنائی باتیں نہ سنائیں۔

لاڈولہ ڈنگہ کی شرعی حیثیت؛

شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہیں دف بجانا اور اشعار پڑھنا یہ تو حدیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ سے روایت ہے جاء النبی ﷺ فدخل حین بنیعلی فجلس علی فراشی

کمجلسک منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف و یندبن من قتل من اٰ بائی یوم بدر اذقالت احدٰھن وفینا بنی یعلم مافی غد فقال دعی ھذہ وقولی بالذی کنت تقولین (۲۳)

آپ ﷺ تشریف لائے اور جب میں دلہن بنا کر بٹھائی گئی آنحضرت ﷺ اندر تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے ہوئے تھے پھر ہمارے یہاں کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ دادا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کا مرثیہ پڑھنے لگیں اتنے میں ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا اور ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

لہٰذا کم عمر لڑکیوں کے لیے دف بجانا اور اشعار گانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جانوروں کو آپس میں لڑانے کی شرعی حیثیت؛

اسلام میں جانوروں کو آپس میں لڑانے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا نہی رسول اللہ ﷺ عن التحریش بین البہائم (۲۴) رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا ہے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں جانوروں کے لیے اذیت ہے اور یہ ایک بے فائدہ کھیل ہے مفتی محمود اشرف صاحب نے اشرف علی تھانویؒ کے حوالہ سے لکھا ہے۔ اسی حدیث کی تشریح میں کہ مرغ بازی اور بٹیر بازی اور مینڈھے لڑانا اسی طرح کسی جانور کو لڑانا سب اس میں داخل ہے اور یہ سب حرام (۲۵)

لہٰذا یہ شرعاً جائز نہیں ہے اس کے علاوہ اس میں اور بھی مفسدات ہیں مثلاً اکثر اس کھیل میں جوا ہوتا ہے اور اس کھیل کا اختتام اکثر جانوروں کی لڑائی کے بجائے انسانوں کی لڑائی پر ختم ہوتا ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہیے۔

قبائلی رقص کی شرعی حیثیت؛

یہ ثقافت کئی خرابیوں کا مجموعہ ہے سب سے پہلے یہ بات ہے کہ رقص اسلام میں ناپسندیدہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (۲۶) اس آیت مبارکہ میں لھوالحدیث کے تحت مفسرین کرام نے رقص کو ذکر کیا ہے علامہ شامیؒ لکھتے ہیں والمراد بد التمایل والخفض والرفع بحرکات موزونة کما یفعله بعض من ینتسب الی التصوف وقد نقل فی البزازیه من القرطبی اجماع الائمه علی حرمة الغناء وضرب القضیب والرقص (۲۷) رقص سے مراد جھومنا اور موزوں حرکات کے ساتھ اوپر نیچے ہونا ہے جیسا کہ بعض وہ لوگ کرتے ہیں جو تصوف کا دم بھرتے ہیں دوسری خرابی اس مین ڈھول بجانے کی ہے اسلام میں ڈھول بجانا بھی مکرہ عمل ہے۔

ایک تو علامہ شامی کی گزشتہ عبارت میں ڈھول بجانے کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے دوسری دلیل یہ ہے کہ سید نا عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان الله حرم عليكم الخمر والميسر والكوبة كل مسكر حرام اللہ تعالیٰ نے تمہارا اوپر شراب جوا اور الکوبۃ حرام کیا ہے اور ہر نشہ آ ﷺ سر چیز حرام ہے اسی روایت کے ایک راوی علی بن بذیمہ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ الکوبۃ سے مراد الطبل یعنی ڈھول ہے (۲۸) لہٰذا ڈول بجانا بھی سخت ناپسندیدہ عمل ہے۔ تیسری خرابی اس میں یہ ہے کہ رقص میں آج کل موسیقی بھی ہوتی ہے جس میں بجار باب ڈھول اور دیگر آلات استعمال ہوتے ہیں یہ سب خلاف شرع ہیں اور اختلاط بھی حرام ہے چناچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًافَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ١ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ١ؕ (۲۹) اور جب تم نے ازواج نبی سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو یہ بات تمہارے دلوں کے لیے بھی پاکیزہ تر ہے اور ان کے دلوں کے لیے بھی۔ اختلاط مردوزن اسلام مین حرام ہے لہٰذا یہ ثقافت کئی خرابیوں کا مجموعہ ہے جو کہ خلاف شریعت ہے۔

خلاصہ کلام؛

بلوچستان کے ثقافتی کھیل جن کا تذکرہ ہو چکا ہے بنفسہ یہ تمام کھیلیں جائز ہیں کیونکہ نہ احادیث مبارکہ اور نہ فقہی عبارات میں ان کی ممانعت کا ذکر ہے اور یہ کھیلیں فقہاء کے بیان کردہ اصول و قواعد کے عین مطابق ہیں اس میں کسی قسم کی خرابی نہیں ہے نہ قمار ہے اس میں نہ بے پردگی نہ مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہے نہ ان میں جھگڑے اور فساد کا خطرہ ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

کیونکہ جن کھیلوں کا میں نے ذکر کیا ہے میں نے یہ سب کھیلیں خود کھیلی ہیں ان کھیلوں میں جسمانی ورزش بہت ہوتی ہے کیونکہ اکثر کھیلیں بھاگ دوڑ پر مشتمل ہیں بعض دماغی ورزش پر مشتمل ہیں ہاں ان سب کھیلوں میں ایک بڑی خرابی پائی جاتی ہے وہ ہے وقت کا ضیاع۔ کیونکہ قبائلی لوگ سارا دن ساری رات کھیلتے ہیں ان کھیلوں کا کوئی مخصوص وقت متعین نہیں ہے ہ بچے صبح گھر سے نکل کر سارا دن باہر کھیلتے ہیں مغرب کے بعد گھر واپس آکر تھکے ہوتے ہیں بسا اوقات شام کے کھانے سے پہلے سو جاتے ہیں ہر وقت کھیل کود میں مصروفیت کی وجہ سے بچے صحیح تعلیم و تربیت سے محروم ہوتے ہیں اور بہت سی عبادات اور دنیوی معاملات سے غافل رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۝۱۱۵ (۳۰) کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بغیر مقصد کے پیدا کیا اور آپ کو لوٹنا نہیں ہے ہماری طرف۔

اللہ نے انسان کو تو اپنی عبادات کے لیے پیدا کیا ہر وہ چیز جو انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے وہ حرام ہے اگر ان ثقافتی کھیلوں کے لیے کوئی وقت متعین کر لیں اور اس خرابی کو دور کر لیں تو پھر شرعاً ان کھیلوں میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

حوالہ جات

1 احمد بن شعیب سنن نسائی، موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج10 ص400

2 محمد بن اسمٰعیل صحیح البخاری کراچی نور محمد کارخانہ تجارت کتب خانہ آرم باغ، کتاب الرقاق باب لا عیش الا عیش الآخرۃ ج ۲ ص ۹۴۹

3 محمد بن عیسیٰ جامع الترمذی، لاہور مکتبہ رحمانیہ کتاب الزھد، ج ۲ ص ۵۰۶

4 سلمان بن اشعث سنن ابوداود، ج ۱ ص ۲۱۵

5 سورۃ الحج آیت نمبر ۷۸

6 مسلم بن حجاج، صحیح مسلم مکتبہ رحمانیہ کتاب الجہاد ج2 ص92

7 امام احمد بن حنبل، مسند امام احمد، ج:۲، ص:۱۱۶ (بحوالہ کھیل و تفریح، محمود اشرف)

8 احمد بن شعیب، سنن النسائی، موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، ج:۸، ص:۱۷۶

9 محمد بن عیسیٰ جامع الترمذی لاہور مکتبہ رحمانیہ، کتاب الزھد، ج ۲ ص ۵۰۶

10 سیلمان بن اشعث سنن ابی ذوود، کتاب الادب باب فی النھی عن اللعب باب النرد

11 محمود اشرف عثمانی، کھیل و تفریح کی شرعی حدود، لاہور ادارۃ الاسلامیات ۱۹۹۴، ص ۵۹

12 ایضا، ایضا

13 ایضا، ایضا

14 ملا علی قاری، مرقاۃ المصابیح لاہور مکتبہ رحمانیہ، ج ۸، ص ۳۳۷

15 محمود اشرف کھیل و تفریح کی شرعی حدود، ص ۶۰

16 محمد بن اسمٰعیل صحیح البخاری کراچی نور محمد کارخانہ تجارت کتب خانہ آرم باغ، ج ۲ ص ۹۳۲

17 سورۃ المومن آیت نمبر ۳

18 محمد بن عبداللہ مشکوۃ المصابیح لاہور مکتبہ لدھیانوی، ج ۲ ص ۳۴۷

19 محمد بن عیسیٰ جامع الترمذی، کتاب الجہاد باب فی فضل الرمی فی سبیل اللہ۔

20 محمد بن عبداللہ مشکوۃ المصابیح لاہور مکتبہ لدھیانوی، ج ۲ ص ۳۴۸

21 محمد بن عبداللہ مشکوۃ المصابیح لاہور مکتبہ لدھیانوی، ج ۲ ص ۳۴۸

22 مفتی محمد اشرف عثمانی صاحب کھیل و تفریح کی شرعی حدود لاہور ادارہ اسلامیات ۱۹۹۴ ص ۲۳

23 محمد بن اسمٰعیل صحیح البخاری کتاب النکاح باب ماضرب بالدف فی النکاح والولیمۃ، کراچی قدیمی کتب خانہ آرم باغ ج ۲ ص ۲۷۹

24 محمد بن عیسیٰ جامع ترمذی لاہور مکتبہ رحمانیہ، کتاب الجہاد، ج ۱ ص ۴۳۳

25 محمود اشرف عثمانی، کھیل و تفریح کی شرعی حدود ص ۶۱ (بحوالہ اشرف علی تھانوی، جانوروں کے حقوق)

26 سورۃ المؤمن آیت نمبر ۶

27 محمد بن امین بن عمر ابن العابدین ردالمختار علی الدر المختار، مطلب المعصیۃ تبقی بعد الردۃ، ج ۴ ص ۲۵۹

28 سلمان بن اشعث سنن ابی داوود، کتاب الاشربہ باب ماجاء فی السکر، ج ۲ ص ۱۶۳

29 سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۳

30 سورۃ المومن آیت نمبر ۱۱۵